بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۶ ماہ صفر ۱۳۶۲ ہجری | ۱۱ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰۔ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت آنکھوں میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعاء فرمائیں:۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

۶۔ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے متعلق اللہ تعالےٰ کے وعدے

اور جناب مولوی محمد علی صاحب

کچھ عرصہ ہوا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہا تھا۔ کہ "میاں صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) ایک صالح انسان کی اولاد ہیں۔ اگر خدا نے ان کو مال و دولت دی۔ تو صالح باپ کی وجہ سے۔ وہ بڑا عظیم الشان صالح تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدے کے مطابق دولت دی ہے۔" (پیغام صلح ۲۱ جنوری ۱۹۴۳ء)

اس کے متعلق ہم نے لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دُعائیں فرمائی ہیں۔ اور جن کی قبولیت کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب نے اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے موجود ہونے کا اقرار کیا ہے وہ دینی و دُنیوی دونوں قسم کی دولت کے لئے ہیں۔ بلکہ حضور علیہ السلام نے مقدم طور پر اپنی اولاد کے لئے دینی دولت پاکیزگی، تقوےٰ، طہارت وغیرہ کی ہی دُعائیں مانگی ہیں۔ جن کی قبولیت کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور جب مولوی صاحب کو تسلیم ہے۔ کہ دُنیوی دولت ملنے کے جو وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے وہ پورے ہوگئے تو وہ بتائیں کہ دینی دولت کے متعلق جو وعدے تھے۔ وہ کیوں پورے نہیں ہوئے!!

ہمیں یہ ہمیشہ سے شکایت ہے کہ جناب مولوی صاحب ہمارے ورزنی مطالبات کا جواب عام طور پر نہیں دیتے اور اگر کبھی دیتے بھی ہیں۔ تو واضح طور پر نہیں دیتے اور کھل کر بات نہیں کرتے کہ مسئلہ زیر بحث صاف ہو جائے۔ ۲۹ر جنوری ۱۹۴۳ء کو آپ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں ترک اخبار نویسوں کے سوال و جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق بھی گوہر افشانی کی ہے اور حسب معمول بڑے شائستہ پیرایہ میں کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارہ میں بعض پرانے صحابہ کے بیانات کو "جہالت" قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ "مغربی جہالت کا ان لوگوں پر بھی اثر ہو گیا ہے۔" اور پھر آخر میں ہمارے مذکورہ بالا سوال کی طرف بھی توجہ فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"اب کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی دُعائیں اپنی اولاد کے لئے دین اور دُنیا دونوں کے لئے تھیں۔ اگر قادیان میں دُنیا ہے۔ تو دین بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن کوئی شخص خدا پر تسلط نہیں رکھتا وہ جو چاہتا ہے دیتا ہے" (پیغام صلح ۴ر فروری)

آپ کا مطلب یہ ہے۔ کہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کو دینی و دُنیوی دونوں قسم کی نعمتیں ملنے کی دُعائیں کی تھیں مگر چونکہ خدا تعالےٰ پر کسی کا اقتدار نہیں وہ ایسی ہستی ہے کہ جو چاہتا ہے دیتا ہے اور جو چاہتا ہے نہیں دیتا۔ اس لئے اس نے حضور علیہ السلام کی ان دُعاؤں کو تو قبول فرمالیا۔ جو حضور نے اپنی اولاد کو دُنیا ملنے کے لئے کی تھیں اور جو دُعائیں حضور نے اپنی اولاد کو دینی نعماء کے ملنے کے بارہ میں فرمائی تھیں۔ ان کو اس نے قبول نہ فرمایا۔ مولوی صاحب نے ہمارے سوال کا جو جواب دیا ہے۔ اس کا کوئی اور مفہوم نہیں نکل سکتا۔ اور اسے مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیسی عقیدت اور وابستگی ہے اور آپ کے نزدیک حضور کا مقام و منصب کیا ہے۔ کیا ہی عجیب بات ہے کہ مسیح موعود جو اسلام کو ثریا سے واپس لا کر اسے قائم کرنے والا۔ امتِ محمدیہ کے لئے حکم و عدل اور چودہ صدیوں کے مجددین میں سے سب سے بڑا مجدد اپنی اولاد کو دینی دولت عطا ہونے کی دُعائیں کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ دُعائیں درجۂ قبولیت حاصل نہیں کرتیں۔ کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ اپنے پیارے محبوب کی ایسی مضطربانہ دعاؤں کو قبول نہ کرنے میں اللہ تعالےٰ کی کیا مصلحت اور کیا حکمت تھی۔ اور اس سے سلسلہ احمدیہ۔ اسلام یا دُنیا کا کونسا مفاد وابستہ تھا۔ اور جس شخص کی دُعائیں اس کی اولاد کو رشد و ہدایت سے بہرہ یاب نہ کر سکیں۔ اور جس کی پاک و راستباز تربیت نیکی کو قائم نہ رکھ سکی (نعوذ باللہ) دوسرے لوگ اس کی دُعاؤں اور اس کی تربیت سے کیا فیض پا سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر مولوی صاحب خدا کے لئے غور فرمائیں۔

پھر اس ضمن میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے ہم نے اپنی اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف دعاؤں کا ہی ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کا ذکر کیا تھا مولوی صاحب نے کہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق دولت دی ہے!! اس پر ہم نے لکھا تھا۔ کہ جہاں دولت ملنے کے وعدے ہیں۔ وہیں دین ملنے کے وعدے بھی موجود ہیں۔ اگر یہ بات جناب مولوی صاحب کی نظر سے اوجھل ہو گئی۔ تو ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ وہ آپ کی اولاد کو دینی نعماء سے مالا مال کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا ؎

یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بناء ہے

پھر فرمایا:۔ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پھر فرمایا:۔ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ اپنی اولاد کو دُنیا ملنے کی بشارت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "دل کی غذا" قرار دیا ہے:۔

پھر فرمایا ہے۔ کہ "دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا۔ کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی۔ جس کو مسیح سے مشابہت ملی" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

علاوہ ازیں حضور علیہ السلام سراج منیر میں فرماتے ہیں۔ کہ "خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا۔ اور پورا کیا" (صفحہ ۶۴)

پس مولوی صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ جہاں انہوں نے اتنی کرم فرمائی کی۔ کہ ہمارے سوال کو درخورِ اعتنا سمجھا۔ وہاں ایک بار پھر تکلیف فرمائیں اور یہ نکتہ بھی سمجھا دیں۔ یہ تو ہم سمجھ چکے۔ اور اچھی طرح سمجھ چکے۔ کہ خدا تعالےٰ پر کسی کا اقتدار نہیں کوئی شخص خدا پر تسلط نہیں رکھتا۔ وہ جو چاہتا ہے دیتا ہے لیکن یہ بات ابھی سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ جو وعدے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حضور کی اولاد کے حق میں پورے بھی فرمائے۔ ان سے انحراف کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ "خدا نے نیک اور بابرکت اولاد کا وعدہ دیا۔ اور پورا کیا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو اللہ تعالےٰ نے کوئی وعدے کئے ہی نہ تھے اور نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواہ مخواہ ایسا فرما دیا۔ اور یا پھر اللہ تعالےٰ نے جو وعدے کئے وہ ضرور پورے ہو چکے ہیں جب مولوی صاحب نے یہ مان لیا کہ خدا تعالےٰ نے وعدے کئے۔ اور ان وعدوں کا ایک حصہ پورا بھی ہو چکا تو لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ دوسرا حصہ بھی ضرور پورا ہو چکا ہے۔

امید ہے۔ مولوی صاحب اس بات پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کدورت کی وجہ سے

مکتوب لنڈن

ایام زیر رپورٹ میں جن دوستوں سے مذہبی گفتگو ہوئی ان میں سے ایک مسٹر ہمبرٹ قابل ذکر ہیں۔ جو سوتھ اینڈ سے آئے۔ انہوں نے حضرت آدم وحوا کی پیدائش اور مسیح ناصری کے بعض اقوال کے متعلق دریافت کیا۔ اور آخر میں کہا کہ اسلام نے پیدائش عالم کے متعلق جو بتایا ہے وہ قابل تسلیم ہے۔ احمدیت اور تحفہ شہزادہ ویلز خرید کرلے گئے۔ دوسرے ڈرہم یونیورسٹی (نیوکیسل) کے ایک پروفیسر آئے جو مدارس میں مذہبی تعلیم کے اجراء کے متعلق تجاویز جمع کر رہے ہیں۔ اور اسی ضمن میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ ان کا خیال تھا کہ صرف بچوں کو مدارس میں مذہبی تعلیم دینا کافی ہے۔ بڑوں کو تعلیم دینے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کہا۔ جب تک بڑوں کے لئے تعلیم کا انتظام نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں مذہب کی طرف نہیں لایا جائے گا۔ بچوں کو تعلیم دینا زیادہ مفید نہیں ہوسکتا۔ جب وہ بڑے ہوں گے۔ تو وہ بھی پہلوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور لامذہب ہوں گے اس نے کہا جب بچے بالغ ہو جاتے ہیں۔ تو وہ ایسے ایسے اعتراضات کرتے ہیں۔ جن کے استاد تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے۔ میں نے کہا تو یہی حال ان بچوں کا بھی ہوگا۔ جن کو آپ مذہبی تعلیم دیں گے۔ وہ بھی بلوغت کو پہونچ کر ویسے ہی اعتراضات کریں گے آپ جب تک بڑوں کو مذہب پر کاربند کرانے کے لئے موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل اپنی مذہبی کتب سے پیش نہیں کرتے۔ اور ایسا لٹریچر نہیں تیار کرتے۔ جس میں ان کے اعتراضوں کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہو۔ اس وقت تک بچوں کو مذہبی تعلیم دینا کافی نہیں۔ اس کے بالمقابل میں نے اسے اپنا نظام اور اسلامی تعلیم کا ہر پہلو میں مکمل ہونا بتایا۔ اور تعلیم و تربیت اطفال کی اہمیت بھی بتائی۔ اس نے لکھا۔ کہ ملاقات سے بہت فائدہ ہوا۔ اور بچوں کو مذہبی تعلیم دینے کا بہترین طریق جو مجھے معلوم ہوا وہ یہی ہے۔ کہ بچوں کو مذہبی تعلیم دی جائے۔ اور دعائیں وغیرہ زبانی یاد کرائی جائیں گرجوں میں باقاعدہ لے جایا جائے۔ والدین بھی انہیں اپنے ساتھ گرجوں میں لے جائیں۔ اور جب وہ بڑے ہوں تو اپنے مذہب کا دوسرے مذاہب سے مقابلہ کرکے جو مذہب صحیح سمجھیں اُسے اختیار کریں۔

تیسرے سر فضل بائی کریم بائی نے اپنے مکان پر کھانے کے لئے دعوت دی۔ وہاں ان سے اور ان کے دو صاحبزادوں سے یاجوج ماجوج۔ دجال عصمت انبیاء۔ مسیح ناصری کے معجزات اور مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں وغیرہ امور پر تین چار گھنٹے تک گفتگو ہوئی۔ جب میں واپس آنے لگا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اسلام کی تائید میں ہم نے ایسی باتیں پہلے کبھی کسی عالم سے نہیں سنیں۔ آپ نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ اور قادیان کی زیارت کا شوق دلا دیا ہے۔

ہائی کمشنر کو ٹی پارٹی

سر عزیز الحق ہائی کمشنر فار انڈیا کو ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں ستر کے قریب حاضری تھی۔ انہیں ایڈریس بھی دیا گیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے پر شکریہ ادا کیا۔ تاریں سوتھ ویسٹرن سٹار نے شائع کیں۔ اور مڈل ایسٹ ایجنسی نے مڈل ایسٹ میں اشاعت کے لئے بھیجیں۔

میئر آف وانڈزورتھ کی طرف سے شکریہ

ایام زیر رپورٹ میں لارڈ میئر فنڈ ڈے منایا گیا۔ تمام معابد سے زخمیوں وغیرہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ مجھ سے بھی میئر آف وانڈزورتھ نے بذریعہ چٹھی درخواست کی تھی۔ چنانچہ چندہ جمع کرکے بھیجا گیا جس پر میئر آف وانڈزورتھ نے ممبران جماعت کا دلی شکریہ ادا کیا۔

ایک نوجوان کا قبول اسلام

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر سائمنسن سلسلہ میں داخل ہوئے۔ یہ نوجوان پہلے پہل عزیزم میاں محمد لطیف صاحب فلائنگ آفیسر سے ملے تھے۔ اور انہوں نے ہی مجھے ان کا پتہ دیا تھا۔ اس وقت سے ان سے خط وکتابت ہو رہی تھی۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے جاتے رہے۔ کتب کا بھی انہوں نے مطالعہ کیا۔ کچھ مدت سے وہ رائل نیوی میں شامل ہوگئے تھے۔ دو روز کی چھٹی پر آئے۔ تو اپنی والدہ کو ساتھ لے کر مسجد آئے۔ اور کہا کہ میں جماعت میں داخل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ انہیں وضو وغیرہ کروایا گیا۔ اور نماز پڑھنا بھی سکھایا گیا۔ نماز کی کتاب اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ تا وہ عربی میں نماز یاد کرلیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اخلاص بخشے اور استقامت عطا فرمائے آمین

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لنڈن

”عشرۂ وصیت“

بہشتی مقبرہ کے متعلق بشارتیں

”نہ صرف خدا نے مجھے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ انزل فیھا کل رحمة یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان کو اس سے حصہ نہیں۔“ (الوصیت)

کیا آپ ان رحمتوں سے حصہ لینے والوں میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے؟ رسالہ الوصیت کا مطالعہ کرکے ابھی موصی بن جایئے۔

خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زائد گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم خریدنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

جماعت احمدیہ گھوڑیواہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گھوڑیواہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ۲۵ فروری ۱۹۴۳ء بروز جمعرات گیارہ بجے صبح سے چار بجے شام تک ہوگا مرکز سے دیگر بزرگان سلسلہ اور علماء کرام بھی تشریف لے جائیں گے۔ ۲۵ فروری ۱۹۴۳ء کو آخری جمعرات کی وجہ سے سکول اور دفاتر بند ہوں گے۔ اس لئے قادیان کے انصار اور خدام سے درخواست ہے۔ کہ شریک جلسہ ہوکر فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ گھوڑیواہ قادیان سے بجانب مشرق چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ اردگرد کے دیہات مثلاً بھیر وچیچی کاہنواں بسراہ وغیرہ کے افراد جماعت اس جلسہ میں کثرت سے شامل ہوں۔ اور زیر تبلیغ غیر احمدی احباب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں۔ خاکسار دل محمد نائب نگران اعلےٰ مقامی تبلیغ

قادیان میں لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے عام مروجہ تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم کے انتظام پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور مسجد کو دیکھ کر کہا کہ خوبصورت اور شاندار ہے۔

مسجد کی سفیدی

گزشتہ ماہ اگست میں مسجد کو اندر سے پینٹ کرایا گیا۔ جس پر چالیس پونڈ کے قریب خرچ آئے۔ جس میں سے بیس پونڈ ڈاکٹر الحاج عمر سلیمان نے دیئے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈیوک آف کینٹ کی وفات پر تعزیت

ڈیوک آف کینٹ کی اچانک وفات پر جماعت احمدیہ گریٹ برٹن کی طرف سے تعزیت کا تار بادشاہ ملکہ کوین میری اور ڈچس آف کینٹ کو دیا گیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے تاروں کے ذریعہ اس ہمدردی

ایک مخلص احمدی نوجوان کی عہدہ میں ترقی

یہ خبر خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی۔ کہ میجر ڈاکٹر غلام احمد صاحب ایم آر سی پی۔ آئی۔ ایم ایس حال متعین انڈین جنرل ہسپتال کراچی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ترقی پاکر لفٹیننٹ کرنل ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ڈاکٹر صاحب شیخ نیاز محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس محلہ دارالرحمت کے فرزند ہیں۔

اخلاق احمد کا امتحان ۳۰ اپریل کو ہوگا

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان جس کے لئے اخلاق احمد بطور نصاب مقرر ہے۔ انشاء اللہ ۳۰ اپریل کو منعقد ہوگا۔ ان بچوں کو جو اخلاق احمد خرید چکے ہیں۔ اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس امتحان میں اعلےٰ نمبروں پر کامیاب ہونیوالے بچوں کے لئے مکرم جناب حکیم عبدالعزیز خان

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات میاں معراج الدین صاحب عمر مرحوم

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

(۱)

۱۸۹۲ء میں میاں الٰہی بخش کی کوٹھی واقعہ لاہور میں بہت بڑے مجمع کے سامنے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقریر فرمائی تھی۔ اور بعد میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے تقریر کی۔ حاضری قریباً دس ہزار تھی۔ کیونکہ لوگ کوٹھی کے صحن اور آس پاس کے مکان کی چھتوں پر اور کوچوں میں اس طرح باہم پیوستگی کی حالت میں کھڑے تھے۔ کہ ہل جل بھی نہیں سکتے تھے تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب تھک گئے تو اندر کمرے میں تشریف لے گئے۔ ہم نے دبانا شروع کیا۔ حضور علیہ السلام کے معاً بعد حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ میز کے اوپر کھڑے ہو گئے۔ پہلے کلمہ شہادت بلند آواز اور بڑے مؤثر جذبہ کے ساتھ پڑھا۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گرد و نواح کی اینٹوں میں سے بھی کلمہ کی آواز گونج رہی ہے۔ آپ کے لیکچر کا حاضرین پر یہ اثر تھا۔ کہ رونے چیخنے اور چلانے کی چاروں طرف سے آوازیں آ رہی تھیں۔ تقریر کے بعد چند ہندو معززین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مبارکباد دے کر کہا کہ اگر آپ ایک دفعہ اور کلمہ اس طرح پڑھتے۔ تو ہم پورے مسلمان ہو جاتے۔ لیکن آدھے مسلمان تو ہو گئے ہیں۔

(۲)

(محبوب رائوں کے مکان واقعہ لنگے منڈی لاہور کا واقعہ ہے مرتب) کہ ایک شخص سائیں سراج دین جو پیر گولڑوی کا مرید تھا۔ اور لاہور میں گولڑوی کے مرید اس کی عزت کیا کرتے تھے۔ نورالدین نانبائی کے مکان میں رہا کرتا تھا۔ ایک روز وہ حضرت اقدس سے ملنے کے بہانے سے آیا۔ اور آ کر سامنے بیٹھ گیا جب موقعہ پایا تو اجازت چاہی۔ کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے اجازت دے دی۔ اس پر اس نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اور اس قدر گالیاں دیں۔ کہ گالیوں کی لغات میں کوئی لفظ اس نے باقی نہ چھوڑا۔ جب ذرا ٹھہر جاتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے۔ کہ سائیں صاحب کچھ اور؟ وہ پھر بھڑک اٹھتا۔ اور گالیاں شروع کر دیتا۔ حضرت اقدس ٹھوری پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے رہے اور سنتے رہے اس پر ہمیں بھی جوش پیدا ہوا۔ ہم نے اسے سرزنش کرنے کی کوشش کی۔ مگر حضور علیہ السلام نے منع فرما دیا۔

(۳)

اس مکان (محبوب رائوں والے) پر ملاقات کے لئے ہر فرقہ اور سوسائٹی کے لوگ مخالف اور موافق آتے تھے ہندو عام طور پر مؤدب رہتے تھے۔ ان میں بعض دہریہ بھی ہوتے تھے۔ آریہ اور دہریہ سوالات بھی کرتے تھے جن کا جواب حضور علیہ السلام دیتے۔ جسے وہ توجہ سے سنتے رہتے لیکن مسلمانوں نے عام طور پر بازاری لڑکوں کو برانگیخت کر کے گالیاں نکلوانے اور پتھر مروانے کی خدمت اچھی طرح سے انجام دی تھی۔

(۴)

سفر ملتان کا واقعہ یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور کے برخلاف کسی نے ملتان میں مقدمہ کیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی صفائی کی شہادت میں شرارتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی طلب کرایا تھا۔ یہ شخص غالی شیعہ تھا۔ اور مرثیہ خوان اور شاعر بھی تھا۔ ہمارے سلسلہ کا بہت مخالف تھا۔ ملتان کے سفر کے ہمراہی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ، مولوی عبدالکریم صاحب۔ خاکسار اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ تھے۔ راستہ میں اکثر سٹیشنوں پر لوگ ملاقات کے لئے آتے تھے۔ جن میں غیر احمدی بھی بکثرت ہوتے تھے۔ جب ہم ملتان پہنچے تو وہاں استقبال کا بہت بڑا انتظام کیا گیا تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول بڑے بارسوخ آدمی تھے تمام سکول کے لڑکوں کو سڑک پر دو رویہ جماعت بندی کی۔ یک رنگ پگڑیاں باندھے ہوئے اور ہاتھوں میں جھنڈیاں دیئے ہوئے جن میں مختلف قسم کے فقرات لکھے ہوئے تھے کھڑا کیا ہوا تھا۔ جب ہم گزرتے تھے تو لڑکے دعائیہ کلمات۔ السلام علیکم اور بعض نظمیں پڑھتے تھے۔ پھر ہم فرودگاہ پر پہونچے۔ انہوں نے ہی مکان کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں شہر کے ہر طبقہ کے لوگ مؤدبانہ آتے اور ملاقات کرتے۔ گردیزی خاندان کا ہیڈ جو مشہور رئیس تھا اکثر آیا کرتا تھا۔ شہر کے لوگ عموماً آپ کا ذکر مؤدبانہ طریق سے کرتے تھے۔ میں نے وہاں وہ بدزبانی اور بے ادبی نہیں سنی۔ جو دوسرے شہروں میں سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ چونکہ ایڈیٹر ناظم الہند نے محض شرارت کی وجہ سے حضور علیہ السلام کو تکلیف دینے کے لئے بلایا تھا۔ اور اصل واقعہ کے متعلق حضور کو وہاں جانے سے قبل کوئی علم نہ تھا۔ اس لئے اس نے کوئی سوال نہیں کئے تھے۔ ملتان میں ہم دو دن اور تین راتیں ٹھہرے۔ چونکہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمارے ساتھ تھے۔ وہاں ان سے علاج کرانے کے لئے لوگ ہجوم کر کے آتے تھے

(۵)

واپسی پر لاہور میں آ کر حضرت اقدس شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے تھے۔ شیخ صاحب اُن دنوں اپنے بھائی کے ساتھ شریک کار تھے ان کی دوکان کا نام بمبئی ہوس تھا۔ جو موجودہ مارکیٹ (لاہور مرتبہ) کے سامنے ایک عمارت میں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بالائی منزل میں تقریر بھی فرمائی تھی۔ اُن دنوں مومی تصویروں کا ایک تماشہ آیا ہوا تھا۔ جو اس مکان کے سامنے تھا۔ اس میں کئی قسم کی مومی تصویریں تھیں انسانی اعضاء کے بھی مومی مجسمے تھے جیسے انسان کا دل۔ دانت۔ ہڈیاں۔ دماغ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اور بھی نظارے تھے۔ ان تصویروں کو بھی حضرت اقدس نے جا کر دیکھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ علمی رنگ میں اس قسم کی تصویروں سے بہت فائدہ ہوتا ہے

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ریلوے سٹیشن لاہور پر کچھ دیر انتظار کرنے کا موقعہ آیا حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ تھیں حضرت اقدس حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے اس پر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کہا۔ کہ آپ جا کر کہیں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مجھے تو اتنی جرأت نہیں۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم خود گئے۔ اور حضرت کے حضور عرض کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ لوگ کیا کہیں گے کیا یہی کہ مرزا اپنی بیوی کے ساتھ پھر رہا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ یہ واقعہ لاہور ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم ملے پر اور مشرقی پُل کے قریب کا ہے۔

(۷)

سفر جہلم کے دوران میں میں نے دیکھا۔ کہ امرتسر کے سٹیشن سے ایک یورومین لیڈی نے حضرت اقدس کو دیکھنا شروع کیا۔ وہ ایک جرنیل کی بیوی تھی۔ ولایت سے واپس آ رہی تھی سٹیشن پر ہجوم کو دیکھ کر حیران رہ گئی لاہور آ کر پھر اُس نے ہجوم دیکھا۔ اِدھر اُدھر پھرتی رہی آخر مجھ سے انگریزی میں سوال کیا۔ کہ یہ کون ہے؟ اور ہجوم اس قدر کیوں ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ یہ خداوند یسوع مسیح اپنی دوسری بعثت میں آیا ہوا ہے۔ اس نے کہا۔ یہ تو انسان ہے۔ مگر وہ خدا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ مریم کا بیٹا تھا۔ وہ چونکہ انسان تھی۔ اس لئے یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ عورت کے پیٹ سے خدا پیدا ہو پھر اُس نے کہا۔ کیا میں اُن کے قریب جا سکتی ہوں میں نے اس کا انتظام کر دیا۔ اس نے قریب جا کر ہاتھ ملانا چاہا۔ مگر حضرت اقدس نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ اس کے بعد اُس نے حضور علیہ السلام کا فوٹو لے لیا۔

(۸)

کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گورداسپور میں قیام فرما تھے تو حضور علیہ السلام جس چارپائی پر سویا کرتے تھے۔ اس چارپائی کے نیچے میں سویا کرتا تھا۔ میں اور خواجہ کمال الدین صاحب اور دیگر اصحاب بھی اس مقدمہ کے متعلق بہت تشویش میں رہتے تھے۔ خواجہ صاحب اور میں نے حضرت اقدس کے حضور اپنی تشویش کا اظہار کر بھی دیا۔ جس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہمیں تو اپنے مولا پر اتنا بھروسہ ہے کہ اگر مجسٹریٹ نے ہمارے خلاف لکھنے کے لئے قلم اٹھائی۔ تو جو کچھ اس کی قلم سے نکلے گا۔ وہ انجام کار ہمارے حق میں ہوگا۔ حضور نے ایک سشن جج کا واقعہ بھی سنایا۔ کہ ایک شخص کا لڑکا خون کے مقدمہ میں ملزم قرار پا کر اس کی عدالت میں پیش ہوا۔ جیوری نے بھی اس کے خلاف رائے دی۔ اور جج نے اسے پھانسی کی سزا کا حکم دینے کے لئے لمبا چوڑا فیصلہ لکھا۔ سارا فیصلہ اس کے خلاف لکھا۔ اور اس کو پھانسی دیئے جانے کے دلائل بڑے زور سے تحریر کئے۔ اور آخر میں حکم لکھتے ہوئے یہ لفظ لکھ دیئے کہ میں اسے بری کرتا ہوں۔ عام طور پر قاعدہ ہے۔ کہ حکم سنانے سے پہلے اپنی تحریر کو جج پڑھ لیا کرتے ہیں۔ اس نے جب آخر میں اپنا حکم اس کی بریت کے متعلق دیکھا۔ تو بہت جھنجلایا۔ اور وہ صفحہ پھاڑ کر پھر لکھنے بیٹھا۔ تاکہ اب اس کی سزا کا حکم لکھے۔ لیکن جب پھر آخری فقرہ پر پہونچا۔ تو اس کے ہاتھ نے وہی کچھ لکھا۔ جو پہلے لکھا تھا۔ جب اس نے اپنی تحریر کو دوبارہ پڑھا۔ تو پھر جھنجلایا۔ اور وہ ورق چاک کر دیا۔ اور تیسری بار فیصلہ لکھنے کے لئے آمادہ ہوا۔ آخر تیسری مرتبہ بھی ایسا ہوا جب لکھتے لکھتے آخر میں پہنچا۔ تو قلم نے اب کی دفعہ بھی اس ملزم کی بریت کا فیصلہ ہی لکھا۔ اس پر اس نے گھبرا کر کہہ دیا۔ کہ اب میرے اختیار سے یہ بات باہر ہو گئی ہے آخر لاچار ہو کر اس کی بریت کا حکم صادر کر دیا۔ چونکہ تمام انسان خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے اگر وہ ہمارے خلاف فیصلہ لکھنے کے لئے بیٹھے گا۔ تو اس کا ہاتھ اور اس کا قلم اللہ تعالےٰ کی مرضی کے موافق وہی کچھ لکھیں گے جس سے ہماری بریت ہوگی۔ الغرض ان دنوں ہم تشویش میں رہا کرتے تھے۔ مگر حضور علیہ السلام مختلف اوقات سنا سنا کر ہمیں تسلی دیا کرتے تھے اس موقعہ پر یہ بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام نے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ تو اس وقت حضور کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا اور بڑے جوش اور جلال سے آپ نے فرمایا۔ کہ اگر مجسٹریٹ ہمارے [illegible]

قیام صلوٰۃ کی اہمیت

(از حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان)

اقم الصلوٰۃ لذکری ولذکر اللہ اکبر میری یاد کے لئے نماز کا قیام رکھ۔ اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔ یہ تو نماز کا قیام نہیں کہ ادا ہو گئی۔ اور تو بدستور جس کام میں تیرے ہاتھ لگے ہیں اسی میں لگے ہوئے ہیں۔ تیرے دل و دماغ کی مصروفیت جہاں مشغول ہے وہیں مصروف ہے۔ وقت گزر رہا ہے۔ تیری عمر کا قیمتی حصہ ابھی تک تیرے سامنے نہیں آ رہا ہے۔ سب کاموں سے ہر قسم کی خبر ہے۔ سب شغل ہیں ہر قسم کی لہو و لعب ہے۔ تمام لذتوں سے۔ دنیا وما فیہا سے اللہ تعالیٰ کی یاد بہت ہی بڑی اور بہترین نعمتوں کا ذریعہ بنتی۔ تیری ہمیشہ کی رفیق۔ جس کا اجر دائمی اور جس کا انجام خوش انجام ہے۔ ابھی تک تجھ کو اس کی قدر و منزلت۔ قابلیت نظر نہیں آ رہی ہے۔ تو بدستور اعراض کر رہا ہے۔ اور وقت اول جو سراسر رحمت ہے گزر رہا ہے۔ ہر لمحہ بڑا قیمتی لمحہ جا رہا ہے۔ لیکن تجھے تیرے آقا کی یاد ابھی تک تجھے ملنے میں پیدا نہیں کر رہی ہے۔ کیا عجب کہ اسی ایک ہی نماز کا اخلاص سے اقبال الی اللہ تیرے لئے سبیل احمدی کا صراط مستقیم پیدا کر دے۔ تو تو بجائے الٰہی محبت کی کشش کے اب تک کسی دوسری طرف ہی کھنچا جا رہا ہے اور شیدہ کفار کے قریب ہو رہا ہے۔ وہ دنیا وما فیہا کی محبت میں جیسے اپنے محسن کی یاد سے غافل ہیں۔ تو بھی ہر لحظہ ابھی تک غفلت میں ہے۔ اور جس کو ہاں جس فانی چیز کو ترجیح دئیے جا رہا ہے۔ یہی اس کی بھی پسندیدہ اور مرغوب شے اور محبوب ترین شے ہے۔ اب بھی وقت ہے اور اس کی یاد کی رغبت پیدا کر۔ اب تو دوسرا وقت بھی آخر ہونے کو آیا۔ اور بندگان خدا اپنے دائمی اجر کا ثواب لے کر واپس آنے کو ہیں۔ سوچ تو سہی نماز کے قیام کی فکر میں تو پڑا ہوا ہے۔ یا ان فانی اشیا کے قیام میں مصروف ہے۔ جو اس کی یاد کے ساتھ کسی طرح بھی موازنہ کے لائق نہیں ہیں۔ اگر تو گھر بنانے کی فکر میں ہے۔ کہ کوئی باغ لگا رہا ہے۔ اگر تو کسی تجارت میں مستغرق ہے۔ یا تو گرم محفل میں اوقات بسر کر رہا ہے یا خورد و نوش میں مگن ہے۔ یا سینما اور تھیٹر اور ریڈیو کے مزے لے رہا ہے۔ تو آنکھ کھول اور ولتنظر نفس ما قدمت لغد کے لئے خوب بیدار ہو کر آنکھ کھول۔ اور اس بڑے کے ذکر کے لئے کمر کس لے۔ ان کا عبد بن اپنے نفس کا عبد نہ بن اور فاعبد اللہ مخلصاً لہ الدین کے لئے مستعد ہو جا۔ اسلام اور کفر کا فاصل تو صلوٰۃ کا ترک ہے۔ ابھی تک تو اس طرف رخ کئے ہوئے ہے۔ بھاگ اور تیز قدم اٹھا۔ شائد کہ نماز کا کوئی حصہ ہی جماعت کے ساتھ ادا کر سکے۔ اور ارکعو مع الراکعین کے امر پر عمل کرنے سے تجھے ۲۵-۲۷ نمازوں کا ثواب مل جائے۔ اور تو ایاک نعبد کہنے میں صادق القول اور صادق العمل ہو جائے۔ اس غیرت مند غنی کی جناب میں سراسر تفریط ہی تفریط سے کام نہ لے۔ یہی تہاون اور کسل ہی ہے جس سے دل سیاہ ہوا کرتا ہے۔ (بالخصوص جمعہ کے دن) اور تجلیات الٰہیہ کے انوار سے محروم۔ پھر بالکل ہی محروم ہو جایا کرتا ہے۔ تو اس سے اعراض کر رہا ہے۔ تو اس سے آنکھیں پھیر رہا ہے۔ تو انابت الی اللہ میں جو شیوۂ انبیاء ہے۔ کمی پہ کمی کئے جا رہا ہے۔ شائد تو کفر کو بہت ہلکی نظر سے دیکھ رہا ہے اور اس کو بڑھانے میں ہر ممکن کوشش سے سرگرمی دکھا رہا ہے۔ ایسا نہ کر پھر ایسا نہ کر حقیقی مالک کو اس کے اوامر کی بجا آوری سے وقت پر خوش کر۔ اگلا لمحہ تیرے بس کا نہیں ہے سابق الی الخیرات رہ تاخیر میں بھلا کیا برکت رکھی ہے۔ وہ دیکھ لے تیری بیوی تیرے بچے اور تیرے قریبی اقربا تیرا نمونہ دیکھ رہے ہیں۔ ان کے رستے میں بھی کانٹے نہ بو۔ بلکہ آمر بالصلوٰۃ اصطبر بن۔ اور ان کو ڈبونے اور برباد کرنے کے لئے ایسی بیجا کوشش نہ کر ورنہ وہ بھی نسیان میں اسی طرح ملوث ہونے جائیں گے۔ جیسے کہ تو ذکر الٰہی میں نسیان سے کام لے رہا ہے۔ اور فسق کی طرف تقدم کر رہا ہے۔ شاید تو اس خیال میں بھی ہے۔ کہ ابھی امام صاحب کے آنے میں دیر ہے۔ اور کام کر لوں تیرے کاموں کے اشتغال کے لئے تو تیرے آقا نے امام صاحب کو بھی تاکید کی ہوئی ہے اور تاکید ہے کہ روحانی ذوق میں بھی وہ نماز لمبی نہ کرے۔ اور کمزوروں حاجتمندوں اور بوڑھوں بیماروں کو زیادہ دیر تک انتظار میں نہ رکھے۔ پر تم کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ تو اول صف میں اول وقت میں مسجد میں پہنچ خواہ کسی مسجد میں اپنی استطاعت کے مطابق پہنچ تا السابقون السابقون اولئک المقربون کے زمرہ میں شامل ہو سکے۔ حسبک اللہ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ تو ہر طرح اس کے ذکر کو مقدم کرتا تو بھی مقدم کیا جاتے اور اپنے کاموں کے انجام کے لئے اس سے ہی اعتصام، انابت اور اخلاص اور وفا اور صبر سے اعانت طلب کر۔ یہ بھی یاد رکھ کہ دنیا میں اچھا مقام مسجد اور لین دین کے جھگڑوں کے انجاؤ کی جگہ (بازار) برا مقام ہے۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ پھر اس دوا کا دوام بھی عجیب اثر رکھتا ہے۔ اللھم اعنی علیٰ ذکرک وشکرک و حسن عبادتک جس کا ہونا چاہیئے اسی کا ہو کر رہ۔

آریہ سماج میں ویدوں کی "شرح کرنیوالا ایک بھی شخص نہیں ہے"

کچھ عرصہ سے آریہ سماج میں ویدوں کے اردو اور انگریزی میں تراجم کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ اور فی الحقیقت ویدوں کا ترجمہ ہونا عوام کیلئے ضروری چیز ہے۔ بغیر ترجمہ جاننے کے ویدوں کو پڑھنے والے کی نسبت سوامی دیانند جی نے رگ وید کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

"جو شخص ویدوں کی محض شروں اور منتروں کو پڑھ کے معنے نہیں جانتا۔ وہ ایسا بوجھ اٹھانے والا ہے۔ جیسے کہ درخت ڈال۔ پتے اور پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے مگر جو شخص وید پڑھتا ہے اور اسکے معنی ٹھیک طور پر جانتا ہے وہی شخص پوری راحت حاصل کرتا ہے۔ اور علم کے طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے مرنے کے بعد بھی فرحت پاتا ہے۔" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ بار چہارم صفحہ ۸۱)

مگر سوال تو یہ ہے کہ جبکہ ویدک زبان عالمگیر ہے ہی نہیں۔ نہ وہ کسی ملک اور قوم میں بطور بولی مستعمل ہے۔ اور انکی زبان ایسی مشکل زبان ہے کہ جسے سمجھنا بھی محال ہے۔ تو ان ویدوں کا سنسکرت سے اردو یا انگریزی وغیرہ میں ترجمہ کریگا کون؟

میں ایک گذشتہ مضمون میں بتا چکا ہوں کہ ویدوں کے ترجمہ کیلئے عالم کن کن شرائط کا حامل ہونا چاہیئے۔ لیکن ان شرائط کا حامل ساری آریہ سماج میں کوئی ملنا مشکل ہے پس جب اب چاروں ویدوں کا عالم و فاضل ملنا دشوار بلکہ محال ہے۔ تو ان کے ترجمہ کی آرزو ایک امر موہوم ہے۔ اور یہ میں ہی نہیں کہتا۔ خود بڑے بڑے آریہ پنڈت اور ودوان بھی اسکا اقرار و اعتراف کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

اول:۔ مشہور آریہ لالہ رادھا کشن صاحب مہتہ کا بیان ہے۔ کہ "آریہ سماجیوں کے دونوں فریقوں میں ویدوں کا فاضل کوئی نہیں۔" (رسالہ اندر جون ۱۹۱۳ء صفحہ ۹۳)

دوم:۔ آریہ گزٹ کے سابق ایڈیٹر اور مشہور ودوان پنڈت شو برت لعل ورمن صاحب ایم۔ اے راقم ہیں۔ کہ:۔ "ہمارے (سماجی) بھائیوں کو کم از کم اتنا تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ جن ویدوں کا تم گیت گاتے ہو۔ تم میں ایک بھی ایسا آدمی نہیں ہے جو ان (ویدوں) کا ماہر کہا جائے ..... نہ تم میں ایسے عالم ہیں جو اصل معنوں میں ویدوں کے حقوق کا اعلان کر سکیں۔ نہ ایسے عالم ہیں جو برہمن گرنتھ وغیرہ کی ماہیت سمجھ سکیں و سمجھا سکیں" (رسالہ اندر اکتوبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۳۶)

سوم:۔ پھر آریہ سماج کے مشہور مناظر اور چوٹی کے لیڈر سوامی درشنانند جی لکھتے ہیں۔ "آریہ بیچارے ویدک دہرم کو تمام سنسار (جہان) میں پھیلانے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جب ۲۵ سال کے اندر ہم ایک بھی وید جاننے والا پیدا نہیں کر سکے تو ہم سارے سنسار میں کسطرح ویدوں کا پرچار کر سکیں گے۔" (ٹریکٹ آریہ سماج دچھو والی صفحہ ۲)

چہارم:۔ پنڈت ساتو لیکر جی فرماتے ہیں کہ:۔ "حقیقت میں اس وقت تمام روئے زمین پر کامل وید منتروں کی واقعی اور سچی شرح کرنیوالا ایک بھی شخص نہیں ہے۔" (رسالہ ویدک دہرم جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۳۲۶)

پس جبکہ خود بڑے بڑے آریہ سماجی لیڈروں اور ودوانوں کے نزدیک نہ صرف آریہ سماج میں بلکہ دنیا بھر میں ویدوں کا ایک بھی عالم نہیں تو اگر ہر کس و ناکس آریہ اٹھ کر ویدوں کا ترجمہ کرنا شروع کر دے تو یہ بے فائدہ امر ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ویدوں کے تراجم کے لئے آریہ صاحبان ایسے عالم منتخب کریں جو آریہ دہرم کی جملہ ہدایات کے مطابق عالم اور ویدوں کو پورے طور پر جاننے والے ہوں۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

اہل پیغام اور خلافتِ حقہ

خان بہادر حضرت مولوی غلام حسن خاں صاحب پشاوری کی وفات پر جماعت کے ہر فرد کو صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اہل پیغام نے مرحوم کو پانچ سنہ ۱۹۱۴ء میں اپنی طرف سے خلیفہ بنایا تھا۔ مگر انہوں نے اُن کی عطا کردہ خلافت کو چھوڑ کر حقیقی خلیفہ کی بیعت کر لی۔

حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں احمدیہ بلڈنگز لاہور میں فرمایا تھا۔ کہ

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ میں جب مر جاؤنگا۔ پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا۔"

حضور نے اپنے چھ سالہ عہد خلافت میں فولادی میخ کی طرح اس عقیدہ کو راسخ کر دیا۔ کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اور آخر مرض الموت میں بھی فرمایا۔ خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائیگا۔ ان ارشادات کے ہوتے ہوئے اکابر غیر مبائعین نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ کہا۔ کہ خلیفہ ہم بنائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے جس مجلس میں مشورہ کر کے کئی خلیفے بنائے وہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے مکان پر منعقد ہوئی تھی۔ اور میں بھی شامل تھا۔ گو مجھے روکا گیا۔ مگر میں چلا گیا۔ اس مجلس میں خان بہادر صاحب مرحوم کو صوبہ سرحد کے لئے خلیفہ بنایا گیا۔ ان کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب اور سید حامد شاہ صاحب بھی خلیفے مقرر کئے تھے۔ لیکن خدا کا ارادہ انسانی خیالات پر غالب آیا۔ اور اُن کا بنایا ہوا کوئی خلیفہ نہ رہا۔ بلکہ وہی خلیفہ رہ گیا جس کو کسی انجمن نے نہیں بلکہ خود خدا نے خلیفہ بنایا تھا۔ اہل پیغام کے مقرر کردہ خلفاء میں سے دو نے انسانوں کی دی ہوئی خلافت کو چھوڑ کر خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی بیعت کر لی۔ اور تیسرے یعنی خواجہ کمال الدین صاحب نے اہل پیغام کی دی ہوئی خلافت کی جو قدر کی۔ وہ اہل پیغام کو سب سے زیادہ معلوم ہے۔ اُن کے مقابلہ پر خدا نے جسکو خلیفہ بنایا وہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ باوجود مخالفین کی سخت مخالفت اور ریشہ دوانیوں کے جماعت احمدیہ کا واجب الاطاعت امام اور خلیفہ ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ جبکہ اہل پیغام اپنے خلیفے بنا چکے۔ اور حضور کی سخت مخالفت کر رہے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خط میں جو مجھے ۲۶ر مارچ سنہ ۱۹۱۴ء کو سیالکوٹ میں ملا تھا۔ تحریر فرمایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ نے جماعت پر رحم فرمایا۔ یہ لوگ کس طرف چلے جا رہے ہیں۔ خدا کے کام کوئی نہیں روک سکا۔ اور کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر میرا قیام خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت ہے۔ اور مجھے اس کے فضل سے یقین ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تو یہ لوگ خواہ کسقدر بھی مخالفت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکام و نامراد رہیں گے۔"

آج اہل پیغام کی ناکامی اور نامرادی اظہر من الشمس ہے۔ میں ان سے خصوصاً ان میں سے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا ہے۔ عرض کرونگا۔ کہ وہ ان واقعات پر غور کریں۔ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو پہچانیں۔ اور اپنے بنائے ہوئے ایک نہیں دو خلیفوں کی اتباع میں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی بیعت کریں۔

کاش یہ بات اُن کی سمجھ میں آ جائے۔ کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

خاکسار عبد الحمید
ریلوے آڈیٹر لاہور

فوجی خدمات میں حصہ لینے والے طلباء کیلئے مراعات

حکومت پنجاب نے حسب ذیل مراعات یکسالہ پوسٹ میٹرک کلیریکل جماعتوں کے ان طلباء کے لئے منظور کی ہیں۔ جو محکمہ فوج میں بھرتی ہو گئے۔

(۱) جس طالب علم نے اپنے نصاب کے کم سے کم ۸ ماہ ختم کر لئے ہوں۔ اور ہر مضمون کے متعلق لیکچروں کی مقررہ تعداد کی تین چوتھائی میں حاضر رہا ہو۔ لیکن صیغہ فوج میں جنگی خدمات کے باعث آخری محکمانہ امتحان میں شامل نہ ہو سکا ہو۔ اسے یکسالہ پوسٹ میٹرک سارٹیفکیٹ اسی شرط پر دے دیا جائیگا کہ جس ادارہ میں وہ زیر تعلیم رہا ہو۔ اس کا افسر اعلےٰ اسبات کی رپورٹ کرے۔ کہ طالبعلم مذکور نے اسقدر ترقی کر لی تھی۔ کہ اگر وہ اپنی خدمات پیش نہ کرتا۔ تو آخری امتحان میں غالباً کامیاب ہو جاتا۔

۲۔ اگر یکسالہ پوسٹ میٹرک کلیریکل کلاس کا کوئی طالب علم محکمانہ امتحان میں شامل ہو اور فیل ہو جائے۔ تو جس مضمون میں وہ کامیاب رہا ہو۔ اس کی بنا پر اسے یہ رعایت دی جائیگی۔ کہ وہ اس مضمون یا ان مضامین میں جن میں وہ فیل ہوا فوجی خدمات سے سبکدوش ہونے کے بعد تین سال کے اندر دوبارہ امتحان دے سکیگا۔ اگر اس نے جملہ مضامین میں مقررہ فیصدی نمبر حاصل کر لئے۔ تو وہ یکسالہ پوسٹ میٹرک کلیریکل امتحان میں کامیاب تصور کیا جائیگا۔ لیکن اگر طالب علم امتحان کے نتیجہ کی تاریخ اشاعت کے ایک مہینہ کے اندر فوج میں بھرتی ہونے سے قاصر رہا ہو۔ تو اس کیلئے اس مضمون کی بنا پر جس میں وہ پاس ہوا کوئی رعایت نہیں کی جائیگی۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۹ فروری۔ اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ٹیونس میں صرف گشتی سرگرمیاں جاری ہیں خاص کر شمال میں ساحلی علاقہ میں جھڑپیں ہوئیں۔ فرانسیسی فوجوں نے پونٹ ڈو فہس کے جنوب مغرب میں ایک اہم سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن کے ایک حملہ کو کامیابی سے روک دیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے کل سسلی میں میسینہ کی بندرگاہ پر زبردست حملہ کیا۔ یہ حملہ دن کے وقت کیا گیا۔ سسلی کے شمال میں دشمن کے ایک جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں کے بعد دو طیارے واپس نہ آسکے۔

دہلی ۹ فروری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے مغربی برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ کالاڈان دریا کے علاقہ میں ایک گاؤں پر بم پھینکے گئے۔ اراکان کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھی حملے کئے گئے۔ دشمن کے طیاروں نے اراکان کی سرحد کے پاس برطانی علاقہ میں معمولی سا حملہ کیا جس میں تھوڑا سا مالی و جانی نقصان ہوا۔

ماسکو ۹ فروری۔ کرسک کی تسخیر کے متعلق ایک روسی اعلان مظہر ہے کہ اس شہر کے کمانڈر کو یہ یقین تھا کہ روسی یہاں سخت حملہ کرینگے۔ اس لئے اس نے اوریل سے تازہ دم فوج اور ایک زبردست ٹینک ڈویژن منگوا لیا تھا۔ شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر سخت لڑائی کے بعد جرمن فوج کا صفایا کر دیا گیا۔ ایک جرمن ڈویژن کے جرمن اور ہنگرین سپاہی یا تو مارے گئے یا قید کر لئے گئے۔ دس ہفتہ قبل روسیوں نے جو حملے شروع کئے۔ ان کے نتیجہ میں یہ سب سے بڑا شہر ہے جو ان کے ہاتھ آیا۔ اس شہر میں دو ہزار کارخانے ہیں۔ چھ اہم ریلوے لائنوں کا یہ جنکشن ہے۔ جنوب کی طرف خارکوف بھی سخت خطرہ میں ہے۔ روسی شمال اور جنوب سے اس شہر پر بڑھ رہے ہیں۔ راسٹوف کی بیرونی بستیوں میں جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ روسی فوجیں کراسنوڈر سے اب صرف پچاس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ یہ مقام کاکیشیا میں جرمنوں کا بہت مضبوط قلعہ ہے۔

لنڈن ۹ فروری۔ اٹلانٹک کے کنارے جرمن آبدوزوں کا سب سے بڑا اڈہ لوریاں میں ہے۔ اتوار کی رات کو اتحادی طیاروں نے اس پر جو زبردست حملہ کیا۔ اس سے اتنی تباہی ہوئی۔ کہ جرمن حکام نے اس شہر کو خالی کر دینے کا حکم دے دیا ہے۔ کل تک شہر اور اس کے آس پاس نواحی اضلاع کا انخلاء مکمل ہو جائے گا۔

منگلور ۹ فروری۔ ترک اخبار نویسوں کا وفد آج صبح یہاں پہنچا۔ اور آج ہی میسور کو روانہ ہو گیا۔

لنڈن ۹ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے نیوگنی میں ڈابو کے شہر اور بندرگاہ پر حملہ کیا۔ کئی جگہ ایسی آگ لگی۔ جو چالیس چالیس میل سے نظر آتی تھی۔ اندازہ ہے کہ شہر کا تین چوتھائی حصہ بالکل تباہ ہو گیا ہوگا۔ اسکے علاوہ بابو پر بھی حملہ کیا گیا۔ یہاں جو آگ بھڑکی وہ ساٹھ ساٹھ میل سے دکھائی دیتی تھی۔ یہاں ہوائی اڈہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ کئی ایک بڑے بڑے طیارے اور اہم عمارتیں برباد کر دی گئیں۔ ان کے علاوہ گسماٹا پر بھی حملے کئے گئے۔

منٹگمری ۹ فروری۔ نیشنل وار فرنٹ نے غرباء اور حاجتمندوں کو مفت گندم مہیا کرنے کی تحریک جاری کی ہے۔

کپور تھلہ ۹ فروری۔ بغیر اجازت ریاست سے اشیائے خوردنی کی برآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

امرتسر ۸ فروری۔ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں بیک وقت چار دوکانوں پر چھاپے مارے اور سکوں سے بھری ہوئی بہت سی بھٹیاں پکڑیں۔ ان سکوں کی مالیت کا اندازہ ایک لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ ان میں پونڈ، چھلے، انگشتریاں، بچونیاں اور دونیاں شامل ہیں۔ چاندی اور سونے کی بہت سی تیار شدہ سلاخیں بھی برآمد ہوئیں۔

بیروت ۸ فروری۔ امریکن پریس کے ایک جنگی نامہ نگار نے جنوبی ٹرکی کی دو اہم بندرگاہوں کا دورہ کیا ہے۔ جن کے ذریعہ مسٹر چرچل کے وعدہ کے مطابق ٹرکی میں برطانیہ اور امریکہ سے سامان جنگ آ رہا ہے۔ یہ بندرگاہیں کبھی کسی وقت کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھیں لیکن آجکل ان میں لاکھوں مزدوروں کی بھرمار رہتی ہے۔ اس کے علاوہ شام سے موٹریں بھی ٹرکی بھیجی جا رہی ہیں۔ جو سامان جنگ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ برطانی انجینئر ان بندرگاہوں کو وسیع کرنے کے سلسلے میں نہایت تندہی سے مصروف ہیں۔

لنڈن ۸ فروری۔ ایم لاول کی ہٹلر سے تازہ ملاقات کے نتیجہ میں فرانس کو جرمنی کی قبضہ رکھنے والی فوجوں کے اخراجات کے لئے پچاس کروڑ فرینک روزانہ ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔

کلکتہ ۸ فروری۔ حکومت بنگال نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے ان تمام اشخاص کو رہا کر دیا جائے۔ جنہوں نے کانگرس کے کسی پروگرام میں حصہ لیا ہو یا اس سلسلہ میں کسی سیاسی جرم کے مرتکب ہوئے ہوں۔ بشرطیکہ والدین یا دیگر سرپرست اطمینان دلا دیں کہ وہ آئندہ خلاف امن سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں گے۔

سیالکوٹ ۸ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے ناجائز منافع بازی کو روکنے کے لئے گندم کا نرخ ۰/۲/۶ فی من مقرر کر دیا ہے۔ زیادہ وصول کرنیوالے پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

ناگپور ۸ فروری۔ حکومت سی۔ پی نے ایک اعلان کے ذریعے آلو۔ ٹماٹر۔ گوبھی اور کرم کلا وغیرہ کا صوبہ سے باہر بھیجنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔

بمبئی ۸ فروری۔ ہندوستانی زبان میں شائع ہونے والے اخباروں کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد نئی دہلی میں اخبارات کی اشاعت و دیگر ملحقہ مسائل کے متعلق گورنمنٹ ہند کے کامرس ممبر سے ملاقات کرنے والا ہے۔

امرتسر ۸ فروری۔ روئی مارچ بند بازار ۸-۲-۲۱ توبہ چیت بند بازار ۸-۴-۱۰ بنولہ مارچ بند بازار ۶-۵-۶ روپے۔

امرتسر ۸ فروری۔ سونا ۰-۰-۹۵ چاندی ۸-۰-۹۹ پونڈ ۸-۰-۷۴ روپے

لاہور ۸ فروری۔ ہلدی پہلی ۸-۰-۱۷ تا ۰-۱۷ مونگ پھلی ۰-۰-۱۲ گری گولا ۸-۰-۳۳ روپے سپاری ۰-۰-۹۸ لونگ ۰-۰-۹۸ کالی مرچ ۸-۰-۴۳ بادام ۰-۱۲-۱۰ کشمش ۰-۰-۵۷ اخروٹ ۰-۰-۳۵ پستہ فی سیر ۰-۴-۳ روپے

لنڈن ۱۰ فروری۔ کل دن کے وقت برطانی طیاروں نے شمالی فرانس میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں اور ریلوں پر حملے کئے۔ تین طیارے واپس نہ آسکے۔ دشمن کے کچھ طیارے بادلوں میں چھپتے چھپاتے جنوب مشرقی انگلستان کے کنارے پر آپہنچے۔ اور لنڈن کی بیرونی بستیوں پر کچھ بم گرائے۔ دشمن کا ایک طیارہ گرا لیا گیا۔

قاہرہ ۱۰ فروری۔ الجیریا کی گورنمنٹ نے ایک کونسل قائم کی ہے جس میں ۲۶ یورپین اور ۱۲ مسلمان ممبر ہیں۔ اس کا صدر غیر سرکاری ہوگا۔ ہر ماہ اس کونسل کا اجلاس ہوا کرے گا۔ اور وہ حکومت کو اہم امور میں مشورے دیا کرے گا۔

قاہرہ ۱۰ فروری۔ جنوبی ٹیونیشیا میں فرانسیسی فوجوں نے دشمن کے بکتر بند دستوں کو مار بھگایا۔ ان کے بعض آدمی مارے گئے۔ اس کے سوا کسی جگہ بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ موسم کی خرابی کیوجہ سے سرگرمیاں بند ہیں۔ آٹھویں فوج ساری سرحد کیساتھ ساتھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ دوشنبہ کو اتحادی طیاروں نے سوس میں دشمن کی گودیوں پر حملہ کیا۔ قابس کے ہوائی اڈہ پر بھی بم برسائے گئے۔ ان حملوں میں دشمن کے اٹھارہ طیارے برباد کر دئے گئے۔ تین اتحادی طیارے بھی کام آئے۔

چنکنگ ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یونن برما کی سرحد پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینیوں نے دشمن کے حملہ کو روک دیا۔ اور ایک ہزار جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

دہلی ۱۰ فروری۔ لنکا کے گورنر نے ہندوستان کے گورنر جنرل کو ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ جنگ کیوجہ سے جو ضروریات پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کے پیش نظر لنکا کی گورنمنٹ کن شرائط پر ہندوستانی مزدوروں کو بھرتی کر سکتی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ ایک امریکن آبدوز کے کمانڈر نے پرل ہاربر میں بتایا کہ نیوگنی سے اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر اسکی آبدوز نے ایک جاپانی کنوائے پر حملہ کیا۔ جس میں چار جہاز تھے اور ان میں قریباً سولہ سو سپاہی سوار تھے۔ یہ تمام سپاہی غرق ہو گئے۔

واشنگٹن ۱۰ فروری۔ کرنل ناکس نے بتایا کہ گوڈال کنال پر اب امریکن قبضہ پوری طرح ہو چکا ہے۔ جاپانی فوجوں نے اسے خالی کر دیا ہے۔ یہاں جاپانیوں کو اس طرح گھیر لیا گیا تھا کہ ان کے لئے دو رستے تھے یا ہتھیار ڈال دیں۔ یا لڑتے ہوئے مر جائیں۔ ۱۲ جنوری کو یہاں جاپانی سپاہیوں کی تعداد چار ہزار سے چھ ہزار تک تھی۔ یہاں جاپان کو نیوگنی کے بعد دوسری فیصلہ کن شکست ہوئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر